تو پیروان آئمہ کا پیدا کردہ ہے۔

اس مختصر سی کتاب کو پڑھ کر شریعت کے بہت سے اہم گوشے سامنے آتے ہیں اور فقہ کا دروبست سمجھنا آسان ہوجاتا ہے۔

کتاب: تنقید و تحریک

مؤلف: ڈاکٹر احمد سجاد ایم۔ اے ڈی لٹ

ناشر: گہوارۂ ادب۔ طارق منزل

بریاتو۔ رانچی۔ انڈیا

ضخامت: ۱۲۸ صفحات۔ مجلد مع سرورق

قیمت: ۲۵/- روپے

ادب کے دائرے میں تو فلاحی و تعمیری کام خاصا ہوا، مگر تنقید کے میدان میں یا تو مغربی معیارات کے ساتھ کام ہوا یا اشتراکی نقطۂ نظر۔ بقول ڈاکٹر گوپی چند نارنگ (جنھوں نے پیش رس لکھا ہے) ــــ "بنے بنائے فارمولے، اوڑھے ہوئے نظریات، دل و دماغ پر تالے پڑے ہوئے، اور چابی ایسی جگہ پر جہاں آرام طلبی اور تساہل کے ہاتھ پہنچ نہیں پاتے۔ ان حالات میں اگر کوئی اپنے ذہن سے سوچتا اور اپنی زبان سے بات کرتا ہوا نظر آتا ہے تو مسرت ہوتی ہے۔" (ص: د) کیا خوب کہا ڈاکٹر سید لطیف حسین ادیب نے کہ: "افقِ ادب پر ایک نیا محقق طلوع ہونے والا ہے"۔ (ص۔ ق)

ڈاکٹر سجاد کے اصولی تصورات میں سے ایک یہ ہے کہ "ادبی عمل باندازِ جمال ہوتا ہے"۔ ساتھ ہی یہ بھی کہ: "میں چونکہ حیات و کائنات کو انتہائی بامعنی اور بامقصد سمجھتا ہوں ــــ اور سی ای ایم جوڈ کے اس نتیجۂ فکر کی پوری تائید کرتا ہوں کہ یہ بات ہمارے لیے ناقابلِ برداشت ہے کہ بالعموم کائنات، اور بالخصوص انسانی زندگی کا کوئی مقصد یا نصب العین نہ ہو، اور مادے کے اجزا الل ٹپ طور پر بے مقصد، خواہ مخواہ اِدھر اُدھر حرکت کرتے پھر رہے ہوں"۔ (ص: ۲،۳) ساتھ ہی وضاحت کر دی کہ ادب میں نری مقصدیت اور پند و نصیحت یا غیر ادبی اظہار کو ادب کے منافی خیال کرتا ہوں۔ (ص: ۳) پھر لکھا کہ: "میری ناچیز رائے میں انسانی زندگی میں اخلاقی قدروں کو جو اہمیت حاصل ہے وہی اہمیت ادب میں بھی اُن کو حاصل ہے"۔ (ص۔ ۳) "مگر ادب میں اخلاقی قدروں کا ایجابی پہلو، جذباتی اور جمالیاتی انداز میں ہونا چاہیے"۔ (ص۔ ۰) ڈاکٹر صاحب توازن و اعتدال کے بہت قائل ہیں اور کتاب میں آرا کا اظہار توازن و اعتدال ہی سے کیا ہے۔

ڈاکٹر احمد سجاد جنھوں نے "ڈی لٹ" کی ڈگری کے لیے میر غلام علی عشرت بریلوی (متوفی ۱۸۲۱ء) پر

مقالہ لکھا جنہوں نے عبرت کی مثنوی پر، وہ ثبت کو مکمل کیا تھا، اپنے نظریات کی وضاحت کے لیے "ادب کی بنیادی قدریں اور موجودہ رجحان" "تخلیق و تحریک" اور احتشام حسین کے تنقیدی نظریات کے موضوعات پر مقالے لکھے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے نظریات کی انطباقی قدر و قیمت ان تحریروں سے واضح ہوتی ہے جو آپ نے احتشام حسین اور میر غلام علی عشرت کے علاوہ "غالب، اقبال، جمیل مظہری، اور عروج زیدی کے کاموں پر لکھے ہیں، مخالف و موافق سب سے ہی پورا پورا انصاف برتا ہے اور ترقی پسندی اور جدیدیت پر بھی معتدل انداز میں اظہار خیال کیا ہے۔

اس کتاب میں چند اہم مسائل پر بھی بحثیں ملتی ہیں۔ "افسانہ کل اور آج" "اردو کے تعلیمی مسائل"، "پہلے اپنے پیکر خاکی میں جان پیدا کرے"، "نثری داستانوں کے تدریسی مسائل" سارے مضامین اپنے اندر جاذبیت رکھتے ہیں اور ان کو پڑھتے ہوئے ایک تازہ تر نقطۂ نظر ملتا آتا ہے۔ مختصر یہ کہ ہمارا فنِ تنقید ڈاکٹر احمد سجاد احمد سے مستقبل کی بڑی امیدیں وابستہ کر سکتا ہے۔

افسوس کہ ہم اس کتاب کے سامنے ان اوراق میں پورا پورا انصاف نہیں کر سکتے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کسی دوسری جگہ تفصیلی گفتگو ہوگی۔

کتاب : سیرت ابوتراب رضؓ
مؤلف : ابن عبدالشکور
ناشر : بنگلور بک ہاؤس بنگلور (انڈیا)
کاغذ طباعت عمدہ، ضخامت ۸۰ صفحات
قیمت : درج نہیں۔

حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی سیرت کی جھلکیاں بڑے مؤثر انداز میں پیش کی گئی ہیں۔ اس مختصر کتاب کو پڑھ کر بآسانی خلیفۂ رابع کا رتبۂ عالی سمجھا جا سکتا ہے۔ مؤلف نے ایسی خوبصورتی سے شانِ مرتضویؓ کو بیان کیا ہے کہ کسی اور صاحب مقام ہستی کی ذرہ بھر تنقیص نہیں ہوتی۔ دعائے ابراہیم و خلیل (علیہما السلام) کی قبولیت کا مظہر جس طرح حضور پر نور کی بعثت ہے، اسی طرح "اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ" کا ظہور بھی ثمرۂ دعا ہے۔ پیغمبر آخر الزمانؐ اور اُس کی تیار کردہ امتِ وسط کے مجموعی تاریخی نقشے میں سیدنا علی مرتضیٰ کا مقام دکھایا گیا ہے۔ اس صحت مندانہ سوانح نگاری کی وجہ سے نہ تو حضرت علیؓ کی شخصیت کوئی عجوبہ بنی، اور نہ وہ حیاتِ ملت کے شجرۂ طیبہ سے منقطع کوئی شاخ۔ مؤلف نے تمام اصحاب رسولؐ کو ایک خاندان اور ایک کارواں کی طرح دکھایا ہے جس کی سربراہی اوّلاً نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں۔